بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
خطبہ نمبر ۲۱
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۵ جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ ۱۸ احسان ۱۳۵۱ہش ۱۸ جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۳۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے افعال پر بطور نتیجہ اللہ تعالےٰ کے افعال صادر ہوتے ہیں

یہ قانون جسمانی نظام کی طرح باطنی نظام میں بھی جاری و ساری ہے

"اللہ تعالیٰ جو شرارتوں اور شوخیوں پر کچھ سزا دیتا ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ نادان انسان جو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے اپنی شرارت اور اُس کے نتائج پر مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے ڈر جاوے اور اس کی طرف رجوع کرے۔ جب انسان ایک کام کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک فعل اُس پر نتیجہ کے طور پر مترتّب ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کافی مقدار زہر کی کھائیں گے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ اس زہر کا کھانا یہ ہمارا اپنا فعل تھا۔ اور خدا کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوا کہ اس نے ہلاک کر دیا۔ یا مثلاً یہ کہ اگر ہم اپنے گھر کی کوٹھڑی کی کھڑکیاں بند کر لیں۔ تو یہ ہمارا فعل ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہو گا کہ کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائیگا۔ اس طرح پر انسان کے افعال اور اس پر بطور نتائج اللہ تعالیٰ کے افعال کے صدور کا قانون دُنیا میں جاری ہے اور یہ انتظام جیسا کہ ظاہر سے متعلق ہے اور جسمانی نظام میں اسکی نظیریں ہم روز دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر باطن کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک اصول ہے جو قانون سزا کے سمجھنے کے واسطے ضروری ہے۔ اور وُہ یہی ہے کہ ہمارا ہر ایک فعل نیک ہو یا بد۔ اپنے فعل کے ساتھ ایک اثر رکھتا ہے جو ہمارے فعل کے بعد ظہور پذیر ہوتا ہے۔

اب عذاب اور راحت کو جو گناہوں کی پاداش یا نیکیوں کی جزا میں دیجاتی ہے ہم بہت جلد سمجھ سکتے ہیں۔ اور میں پُوری بصیرت اور دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اِس فلاسفی کے بیان کرنے سے دُوسرے تمام مذاہب بالکل عاری اور تہی ہیں۔ ... جب انسان خُدا سے دُور ہٹ جاتا ہے تو وُہ اپنے آپکو اس محبت کی زنجیر سے الگ کر لیتا ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہونی چاہیئے اور یہ فعل انسان کا ہوتا ہے کہ وُہ بھی اس سے دُور ہٹتا ہے اور اِسی بُعد کے لحاظ سے انسانی قلب پر تاریکی کا ظہور ہوتا ہے اور جس طرح آفتاب کی طرف سے دروازہ بند کرنے پر ظلمت اور تاریکی سے کمرہ بھر جاتا ہے اِسی طرح پر خدا سے مُنہ پھیرنے سے اندرونہ انسانی ظلمت سے بھرنے لگتا ہے۔ اور جُوں جُوں وہ دُور ہوتا جاتا ہے، ظلمت بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دِل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی ظُلمت ہے جو جہنّم کہلاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲ تا ۲۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے البتہ گرمی کی شدت کی وجہ سے ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔

ربوہ ۔ ۱۷ احسان ۔ کل مسجد اقصٰی میں نماز جمعہ علالت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن پاک کی آیت جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل) اور سورۃ الانبیاء اور سورۃ احزاب کی بعض آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اصلاح و ارشاد کے سلسلے میں ایک نئے اور اہم مضمون کا آغاز فرمایا۔ حضور نے بطور تمہید بتایا کہ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے مخالفین مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے اعتراض اور مخالفت کرتے ہیں۔ مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کے خیالات کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور پھر قرآن کریم سے راہ نمائی حاصل کر کے ان کے مناسب حال جواب دیں۔ حضور نے فرمایا ہمیں بھی چاہیئے کہ اصلاح و ارشاد کے سلسلے میں جماعت کی موجودہ مساعی کا از سر نو جائزہ لیں اور موجودہ حالات کا تجزیہ کریں اور پھر اس کے مطابق مناسب اصلاح اور تبدیلی کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دوپہر سے سر میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ (بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب) تحریر فرماتی ہیں :-

"میرے چھوٹے داماد عزیزم ڈاکٹر شمیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مزید ٹریننگ اور تجربہ کی غرض سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اُن کے نیک مقاصد میں کامیاب و بامراد فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت گھبراہٹ، بے چینی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپکو کامل صحت عطاء فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احمدی جماعتوں نے سخت ناموافق ہنگامی حالات کے باوجود مالی قربانی کا نہایت شاندار نمونہ پیش کیا

صدر انجمن احمدیہ کا ساڑھے سینتیس لاکھ کا بجٹ نہ صرف پورا کیا بلکہ قریباً چونتیس ہزار روپیہ زائد ادا کر دیا

الٰہی جماعتیں ابتلاؤں اور امتحانوں کے وقت اپنے ایمان میں اور پختہ ہو جاتی ہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۱۲ ؍ ہجرت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۲ ؍ مئی ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ۔

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

" وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(التوبۃ: ۹۸، ۹۹)

اور پھر فرمایا:-

"ہم نے ۳۰ ؍ اپریل کو پچھلے مالی سال کو ختم کیا ہے اور یکم مئی سے جماعتی چندوں کے لحاظ سے ہم نئے مالی سال میں داخل ہو گئے ہیں۔

یہ گذرنے والا سال ہنگامی نوعیت کا سال تھا۔ ملک میں سٹرائیکس ہو رہی تھیں، ہنگامے ہو رہے تھے۔ کارخانے اپنے معمول کے مطابق چل نہیں رہے تھے۔ جو تجارتیں تھیں وہ بھی کچھ غیر یقینی حالات میں سے گذر رہی تھیں۔ خریدار چیزوں کو خریدتے ہوئے گھبراتے تھے اور جو تھوک فروش تھے وہ بیچتے ہوئے گھبراتے تھے۔ کچھ عجیب سے حالات تھے جن میں سے ہمارا ملک گذر رہا تھا۔

ملک کا ایک بڑا حصہ

کٹ گیا اس کا تجارتوں پر بھی اثر پڑا۔ پھر جنگ سے متأثر ہونے والے لوگ تھے جنہیں اپنے گاؤں، اپنے گھروں اور بہتوں کو اپنے سامان تک چھوڑنے پڑے۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو جنگ سے متأثر ہونے والے اپنے بھائیوں، رشتہ داروں اور اپنے دوستوں کو پناہ دینی پڑی اور اُن پر خرچ بھی کرنا پڑا۔ اِن ساری باتوں کو دیکھ کر اور اِن حالات کی وجہ سے طبیعت فکرمند بھی ہوتی تھی اور دُعا کی طرف بڑی راغب بھی ہوتی تھی۔

در اصل الٰہی سلسلے ٹھہرنا نہیں جانتے اور نہ آگے بڑھ کر پیچھے ہٹنا اُن کی فطرت میں ہے۔ وہ تو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور جب تک وہ اپنی قربانیوں میں اور اپنے ایثار میں اور اُس بے لوث محبت میں جو انہیں اپنے رب اور اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتی ہے ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔

بہرحال ملک میں ایک ہنگامہ تھا۔ ایک

غیر یقینی حالت

تھی۔ دُکھ کے سامان تھے۔ بے چینی اور گھبراہٹ تھی۔ گاؤں کے گاؤں اپنی جگہ سے اُٹھ گئے۔ اِس افراتفری کا تجارتوں پہ اثر تھا۔ کارخانوں پر اثر تھا۔ پیشہ وروں کے پیشوں پہ اثر تھا۔ غرض اقتصادی زندگی درحقیقت درہم برہم ہو چکی تھی۔ ہمارے احمدی دوست بھی ساری قوم کے ساتھ ان تکلیفوں میں حصہ دار تھے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے بڑی فکرمندی تھی کہ کہیں ان حالات کے نتیجہ میں جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی نہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اس کے دو بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو جماعت کا جو کمزور حصہ ہوتا ہے (ابھی مَیں اس کمزوری کی بات نہیں کر رہا جو نفاق سے مشابہت رکھتی ہے) یا مجھے یُوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کا جو کم تربیت یافتہ حصہ ہوتا ہے اس کے دماغ پہ یہ اثر ہوتا ہے کہ شاید جماعت کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر گیا ہے یا پیچھے کی طرف ہٹ گیا ہے۔ شیطان اُن کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ گو اُن میں سے اکثر شیطان کے وسوسے سے اثر نہیں لیتے۔ لیکن بعض لے بھی سکتے ہیں۔

دوسرے ان حالات میں منافق اور کمزور ایمان والوں پہ اس کا ایک تو یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ دوسرے وہ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں موقع مل گیا ہے مالی قربانیوں میں کمزوری دکھانے کا۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بڑا اچھا موقع ہے پیسے بچا لو۔ اگر کسی نے پُوچھا تو کہہ دیں گے تجارتوں پر بُرا اثر پڑا ہے یا کہہ دیں گے پیشے پہ بُرا اثر پڑا ہے یا کہہ دیں گے صنعت و حرفت پہ بُرا اثر پڑا ہے یا کہہ دیں گے کہ جنگ کی وجہ سے ہمیں اُٹھنا پڑا یا ہمارے دوستوں کو اُٹھنا پڑا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ توبہ کے شروع میں منافقوں کا ذکر ہے۔ پھر منافقوں کے متعلق بہت ساری باتوں کے ذکر کے بعد (جن کا بیان کرنا میرے اس مضمون کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا) اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی میں نے تلاوت کی ہے فرماتا ہے کہ اعراب یعنی دیہاتوں میں رہنے والے لوگوں میں سے بھی بعض منافق ہوتے ہیں۔ اصل مضمون یہ نہیں کہ دیہات میں رہنے والے منافق ہوتے ہیں بلکہ اس سے مراد نفاق کی ایک علامت ہے جس کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اور اس سے دونوں قسم کے منافق مراد ہیں یعنی دیہاتی بھی اور شہری بھی۔ دیہات میں بھی جہالت کی وجہ سے کمزور ایمان والے یا منافقت رکھنے والے پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ منافقت کی اجارہ داری شہر والوں نے تو نہیں لی ہوئی۔ منافق تو ہر جگہ ہوتا ہے۔

غرض منافق اور کمزور ایمان والے آدمی کو پہچاننا چاہیئے۔ قرآن کریم نے ان کی اسی ذہنیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ

ایسے لوگ گردشوں کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں ایک تو اس لئے کہ باتیں بنانے اور اعتراض کرنے کا موقع ملے اور دوسرے اس لئے بھی کہ ان کے دلوں میں جو مخالفت کا پہلو ہے اس کی تسلی کے سامان پیدا ہو جائیں اور زیادہ تر اس لئے بھی کہ ایسے حالات میں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر پہلے وہ جماعتی نظام کے دباؤ کے نیچے مجبور ہو کر خدا کی راہ میں مالی قربانی دیتے تھے تو اب بچاؤ کی ایک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کے جو لوگ ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ الٰہی سلسلوں پر گردشیں تو آتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن مومن کے اوپر جب گردش آتی ہے تو وہ اس کو امتحان سمجھتا ہے اور فرسٹ ڈویژن یعنی اوّل آنے کی کوشش کرتا ہے اور جو منافق ہوتا ہے وہ اس کو قربانی سے بچنے کا ایک حیلہ بناتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں روحانی طور پر وہ خود اس بُری گردش میں جو اس کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے مبتلا ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا گردش تو آئے گی مگر ساتھ ہی تم بھی اس کی لپیٹ میں آ جاؤ گے مومن جب اس گردش کے گرد و غبار سے اپنا سر باہر نکالے گا تو اس کا رب اُسے زیادہ حسین پائے گا۔ لیکن تم جب اس کے گرد و غبار سے سر نکالو گے تو شیطان تمہیں زیادہ قریب پائے گا۔ اس لئے بُری گردش تو درحقیقت تم پر آئے گی۔ مومن کے اوپر ان گردشوں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

میں آج تلاوت کر رہا تھا

تو اس آیت کے ایک معنی میری سمجھ میں یہ آئے کہ یہ منافق سمجھتے نہیں گردش انہی کے اوپر آ کر پڑتی ہے۔ اس سے نقصان انہی کو ہوتا ہے۔ جو لوگ حقیقی مومن ہوتے ہیں ان کو تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ آسمانی گردش کے بد اثرات منافق پر پڑتے ہیں اور یہ اس سے پڑتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ السمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے وہ ان کے زبانی دعووں کو بھی سنتا اور جانتا ہے اور ان کے دلی خیالات سے بھی واقف ہے ان کے زبانی دعووں اور دلی خیالات میں جو تضاد پایا جاتا ہے وہی ان کی ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس تضاد کو جانتا ہے اس واسطے عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ کی رو سے بُری گردش میں وہی مبتلا ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الٰہی سلسلوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لاتے ہیں یعنی خدا اور اس کے رسول پر ان کا ایمان بڑا پختہ ہوتا ہے اور وہ

آخرت کی زندگی

کو سنوارنے کے لئے بڑی قربانیاں دیتے ہیں اور اس دنیوی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہیں اور خدا کی راہ میں جو مال خرچ کرتے ہیں۔ اُسے اللہ تعالیٰ کی قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

یعنی ان کا ایمان لانا اور خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے ضرور خدا تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔

اس سے پہلے فرمایا تھا:۔

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ۔

یعنی انہوں نے ذریعہ بنایا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور آپ کے فیوض کو جذب کرنے کا اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو فیوض کا ایک دریا چلایا ہے۔ ان فیوض سے حصہ لینے کا اور اس کی رحمت میں شریک ہونے کا جو رحمۃ للعالمین کے ذریعہ دنیا کی طرف نازل ہوئی تھی۔ فرمایا کہ ہاں

قُرْبَةٌ لَّهُمْ

یعنی اسے انہوں نے قربت کا ذریعہ بنایا ہے۔ انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی قربت اور اس کی رضا کے حصول اور اس کے مقرب ہونے کا ذریعہ سمجھا ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان پر پختگی سے قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں جو مال دیتا ہے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا:۔

اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ

اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں ضرور حاصل ہوگی۔ دوسرے رہا یا تھا وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں اور ان کی قبولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کے لئے وہ دعائے مغفرت کرتے ہیں پس گو ظاہری لحاظ سے اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور آپ کے فیوض سے بہرہ ور ہوں گے لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو رحمۃ للعالمین کے فیوض سے حصہ پائے۔ پس چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض سے حصہ لئے بغیر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ تو ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ ان کی قربانیوں کی جو غرض تھی یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور آپ کے روحانی فیوض کا ورثہ ملے یہ ان کو حاصل ہو جائے گا کیونکہ اس کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک تو یہ لوگ ہیں مگر ایک وہ بھی ہیں جو امت محمدیہ میں الٰہی سلسلہ کے لئے گردشوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔ گردشیں آتی ہیں مگر امتحان کے لئے۔ یہ مومن کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن ایک منافق اور کمزور ایمان والے آدمی کو ضرور نقصان پہنچاتی ہیں۔ وہ گردشیں جن کا

الٰہی سلسلہ

کے لئے وہ انتظار کرتے تھے۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ کی شکل میں ظاہر ہو کر ان کو نقصان پہنچا دیتی ہے اور ان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔

الٰہی سلسلوں میں اکثر لوگ تو مومن ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہیں وہ اپنے سینوں میں ایثار کا جذبہ رکھتے ہیں وہ صاحب فراست ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی رضا پر اپنی ہر چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے وہ تنگی اور ترشی میں بھی اپنے وعدوں کو پورا کرتے اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کو حاصل کرتے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور آپ کے فیوض کے وارث بنتے ہیں۔

پس الٰہی سلسلوں میں یہ بات ہمیں نظر آتی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ایک الٰہی سلسلہ ہے جو اس لئے قائم ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ

غلبۂ اسلام کی پیشگوئی

پوری ہو۔ غرض احمدیت کی شکل میں ایک مہم جاری کی گئی ہے جس کے ذریعہ اسلام غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ساری دنیا میں قائم ہو گی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا جو دلوں میں ایک نور اور سرور پیدا کرنے والا بنے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ اس قسم کی منافقانہ باتیں درحقیقت الٰہی سلسلوں کی راہوں میں رکاوٹیں نہیں بنا کرتیں لیکن ایسے لوگ ہر الٰہی سلسلہ میں پائے جاتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی تھے اور بعد میں بھی اسلام میں ہر زمانے میں رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ کچھ کمزور اور منافق طبع لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ سال گردشوں کا سال ہے تو انہوں نے سمجھا کہ شاید اس کے نتیجہ میں مجبور ہو کر دنیوی حوادث اور مصیبتوں کے نتیجے میں جماعت احمدیہ مالی لحاظ سے یا بعض دوسرے لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو اپنی اس کیفیت اور کمیت میں اس طرح ادا نہ کر سکے گی۔ جس طرح وہ پچھلے سالوں میں ادا کرتی رہی ہے چنانچہ اس قسم کی باتوں میں سے ایک بات مجھ تک یہ بھی پہنچی کہ بعض منافق کہتے ہیں کہ اس خلیفہ کی نالائقیوں کی وجہ سے جماعت میں بددلی پیدا ہو گئی ہے۔ ان میں بشاشت نہیں رہی بلکہ کمزوری آگئی ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ ایسی باتیں کرو کیونکہ ملکی صنعت و حرفت پر اثر پڑا۔ تجارتوں پر اثر پڑا۔ لوگوں کو گاؤں کے گاؤں چھوڑنے پڑے۔ وہ بے گھر ہو کر دوسروں کے اوپر بوجھ بن گئے۔ غرض ان کے دماغ میں تھا کہ اس سے کچھ نہ کچھ تو جماعتی چندوں پر بھی اثر پڑیگا اس لئے ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ پھر کہیں گے ہم نے کہا نہیں تھا۔ اب دیکھ لو اثر پڑ گیا ہے۔

جہاں تک میری لیاقت یا نالائقیوں کا سوال ہے، اس عاجز بندے نے کبھی لیاقت کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اس کی رحمت اور اس کی

فعلی شہادت

نے ہر موقع پر یہ ثابت کیا ہے کہ ع

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

لیاقت کا دعویٰ کرنے کا تو مطلب ہی کوئی نہیں۔ کوئی آدمی جو روحانی طور پر عقلمند اور صاحبِ فراست ہے اور اپنی لیاقت کا دعوےٰ نہیں کیا کرتا۔ وہ تو اپنی عاجزی کا اظہار کیا کرتا ہے۔ وہ تو اپنی نیستی کا نظارہ کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا سمجھتا ہے۔ اسے تو نہ اپنی اور نہ کسی اور چیز کی ہوش ہوتی ہے۔ اس نے اپنی لیاقتوں یا علمیت کا دعوےٰ کیا کرنا ہے۔ لیکن وہ خدا جو قادر و توانا ہے اور ناچیز ذروں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا اور ان کے ذریعہ دنیا کو اپنی قدرتوں کے جلوے دکھاتا ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ گزشتہ سال بڑا سخت سال تھا۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ میرے لئے فکر بھی پیدا ہوئی اور یہ امر میرے لئے دعائیں کرنے کا ایک سبب اور وسیلہ بھی بن گیا۔ اور ذکر کے حکم کے ماتحت میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ بھی دلائی تھی۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ہنگامے الٰہی سلسلے کی راہوں میں روک نہیں پیدا کیا کرتے

چنانچہ جب مالی سال ختم ہوا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے

جماعت احمدیہ کی مالی قربانی

اس شکل میں ہمارے سامنے آئی کہ پچھلے سال مجلس شوریٰ کے مشورہ سے صدر انجمن احمدیہ کا جو بجٹ منظور ہوا تھا، اس میں اس وقت کے حالات کے مطابق مشرقی پاکستان کی آمد اور خرچ بھی شامل تھا لیکن بعد میں حالات بدل گئے تاہم مشرقی پاکستان میں خدا کے فضل سے جماعت زندہ اور قائم ہے۔ وہ اپنے کاموں میں مصروف ہے وہ غلبۂ اسلام کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ لیکن وہ اپنے چندے وہیں وصول اور خرچ کرتے ہیں۔ حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں کہ ان کے چندے ہمارے حساب میں نہیں آسکتے اس واسطے شوریٰ سنٹر کے پاس کردہ بجٹ سے مشرقی پاکستان کا جو حصہ تھا وہ اب ہمیں نکالنا پڑا کیونکہ یہ مغربی پاکستان کے بجٹ کا حصہ نہیں بن سکتا۔ ویسے یہ حصہ وہاں وصول ہو رہا ہے اور خرچ بھی ہو رہا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہاں بھی زیادہ آمد ہوتی ہوگی۔ غرض مشرقی پاکستان کے حصہ کی میزان [illegible] روپے بنتی تھی۔ اس کے متعلق میں نے متعلقہ نظارت کو کہا کہ گو یہ آمد تو وہاں ہو رہی ہے لیکن اس کے اعداد و شمار کا ہمیں پتہ نہیں اس لئے اسے اپنے سالانہ بجٹ میں کیسے شامل کرو گے اس لئے بجٹ سے خارج کر دو۔

اسی طرح کچھ زمین کی آمد ہے جس کا جماعت کے اخلاص پر تو اثر نہیں پڑتا۔ یعنی اگر خدا نہ کرے! خدا نہ کرے! ایسا کبھی جماعت اپنی مالی قربانی میں مثلاً پچاس ہزار روپے پیچھے رہ جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کی آمد ساٹھ ہزار روپے زیادہ ہو جائے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوگا کہ جماعت نے مالی قربانی میں قدم آگے بڑھایا ہے بلکہ فکر کی بات پیدا ہو جائے گی۔ اس واسطے میں نے کہا کہ زمین کا حصہ بھی علیحدہ کر دو۔ کیونکہ اس کو منہا کئے بغیر تو ہم صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ چنانچہ جب ہم نے بجٹ کا جو محاصل خاص ہے اس سے آمد زمین بقدر -/۵۵٫۰۰۰ اور مشرقی پاکستان سے متعلقہ [illegible] روپے کی رقوم کو علیحدہ کیا اور علیحدہ کرنا چاہیئے تھا تو بقیہ جو بجٹ رہ گیا وہ [illegible] روپے کا تھا۔ چنانچہ ان تمام ہنگاموں کے بعد اور تمام تکالیف کے بعد اور تمام پریشانیوں کے بعد اور گاؤں چھوڑنے کے بعد اور مہمانوں، بھائیوں اور دوستوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا کر زیادہ بار اٹھانے کے بعد جو آمد ہوئی وہ [illegible] روپے کی ہے یعنی جو مجوزہ بجٹ تھا اس سے [illegible] روپے زیادہ ہے۔ الحمد للہ

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے چندوں میں کمی نہیں آئی۔ حالانکہ منافق یہ سمجھتا تھا کہ کمی آجائے گی منافق اپنے اخلاص (آخر کچھ نہ کچھ تو اخلاص اس کے اندر ہوتا ہے۔ اخلاص سے بالکل عاری تو ہم اسے نہیں کہہ سکتے ورنہ تو وہ ارتداد اختیار کر کے جماعت سے نکل جائے۔ اس کا کوئی پہلو تو ایسا ہونا ہے جو ہمیں یہ امید دلاتا ہے کہ شاید ہماری تربیت سے اس کا نفاق دور ہو جائے بہرحال وہ اپنے اخلاص) کی کم مائیگی کو دوسروں کے اخلاص کو ماپنے کی کسوٹی بناتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس نے سوچا۔ چلو پیشگوئی کر دو کہ جماعت احمدیہ بہت بددل اور پریشان ہو گئی ہے اور اپنے اس خلیفہ کی نالائقیوں کی وجہ سے بشاشت کھو بیٹھی ہے۔ انہوں نے چندوں کا بھی ذکر کیا۔ مجھے بہاولپور میں پہنچیں کر دیکھ لینا اب ان کو پیسے نہیں ملیں گے۔ مگر اے منافقو! تم نے یہ بات کرتے وقت اندازہ لگایا تھا دنیا کے حالات کا لیکن مومنوں کی اس جماعت نے اپنے

عمل کی بنیاد

اپنے ایمان پر رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے مومنوں نے کہا یہ تکالیف یہ ابتلاء اور یہ ضرر آکر تو آتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر مومن کی گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن وہ ایک جگہ پر کھڑا نہیں رہا کرتا اور نہ پیچھے ہٹتا ہے۔

دراصل منافق ایک مخلص مومن کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اس کی اپنی ذہنیت، اس کا اپنا دل اور اس کی اپنی روح بنیادی طور پر ایک مومن کی ذہنیت اور اس کے اخلاص اور اس کی روح سے مختلف ہوتی ہے۔

پس اے منافقو! تم نے سمجھا تھا چندوں میں کمی آجائے گی۔ مگر مومنوں کی اس جماعت نے کہا چندوں میں کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ جو وعدے کئے گئے تھے اس سے زیادہ پیش کئے جائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ جماعت کو

میرے درختِ وجود کی شاخو!

کہہ کر جماعت سے بڑے ہی پیار کا اظہار فرمایا ہے۔ میں بھی آج خدا کی حمد سے معمور ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو اپنی دعا کے فقرہ میں شامل کر کے یوں دعائیہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ

"اے مسیح محمدی اور مہدی معہود علیہ السلام کے درختِ وجود کی وہ شاخو جو ثمراتِ حسنہ سے لدی اور جھکی ہوئی ہو، میرے رب کریم کا تم پر سلام ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

ان دنوں عام طور پر ادائیگی زکوٰۃ کی طرف پوری توجہ نہیں دی جارہی۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے ان ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ادائیگی زکوٰۃ کا تاکیدی حکم فرمایا ہے قرآن پاک میں بھی جہاں اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں آتوا الزکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے زکوٰۃ کو اپنے فرائض میں سے ایک اہم فرض سمجھ کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ زکوٰۃ بہرحال امام وقت کے پاس آنی چاہیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں جماعت میں بعض احباب ایسے موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر وہ یا تو مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا عملی کمزوری کے باعث زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق تحریکات فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق خیال ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس فرض کی ادائیگی کے لئے خصوصیت سے توجہ دلاتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش اور مساعی میں برکت دے۔ رسالہ مسائل زکوٰۃ کی ضرورت ہو تو نظارت ہذا سے بلاقیمت منگوایا جاسکتا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری شوق محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد اسلم ڈیرہ)

دعائے مغفرت

میرے خاوند محمد حسین صاحب ابن رحیم بخش صاحب مورخہ ۲۹ ۲/۴ کو وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

(سکینہ بی بی گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

هوالشافی
بچوں کی کمزوری، اور سوکھے پن دانت نکالنے کی تکالیف دستوں نیز قے، اور مٹی وغیرہ کھانے کی عادت کی اکسیر بے بی ٹانک کے متعلق مکرم محمد دین صاحب ایم بی اے ایس سی کیمسٹری فرماتے ہیں: بے بی ٹانک استعمال کی گئی بہت مفید ثابت ہوئی ... چار شیشی ... وہاں مجلد ... بڑی شیشی -/۳ پیکنگ ۵/۴ خرچ ڈاک ۵۰/۱ علاوہ ازیں۔ ڈاکٹر لطیف ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
پر شوکت و پر جلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات
جلد اوّل
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے ہدیہ جلد اوّل مجلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی انشاء اللہ۔ آرڈر ریزرو کرالیں۔
ملنے کا پتہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون نمبر ۴۸۱

ہومیوپیتھک ڈاکٹر متوجہ ہوں
ہر قسم کی خالص ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات اور نایاب کتب لاہور کے نرخوں پر بارعایت حاصل کریں بذریعہ ڈاک بھی دوائیں بھیجی جاتی ہیں آپ کی خدمت کے لئے ایک برانچ گول بازار ربوہ میں بھی کھول دی گئی ہے۔
منیجر شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۲۸۲۴
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ
کے متعلق
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک
رسالہ الفرقان بہت عمدہ قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف -/۷
(منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف دو روپے۔ منیجر/ایڈیٹر

یک روزہ پٹھیاں، چوزے
لیور کی خوراک، ٹیکے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں نسل ... فی صد ... -/۳۰۰ روپے سیکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریداری کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغے -/۵۰ روپے سینکڑہ دیں

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت، ویزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاسکتی ہیں
ملک عبدالحفیظ
منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے۔ ربوہ فون ۵۵

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

جرمولین
نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کھل، چھائیوں کیلئے اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبدالرشید لائلپور فون نمبر ۶۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن کے "ہولی ٹرنٹی چرچ" کو گانے بجانے کے مرکز میں تبدیل کرنے کا فیصلہ

مغرب میں عیسائیت کی ناکامی اور اس سے عوام کی بیزاری کا ایک اور تازہ ثبوت

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ عیسائیت مغرب میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے اور عوام اس سے اس درجہ بددل اور بیزار ہو چکے ہیں کہ انہوں نے گرجاؤں میں عبادت کے لئے آنا ہی ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ انگلستان اور بعض دوسرے مغربی ممالک میں لاتعداد گرجا بند پڑے ہیں۔ اُن کی عمارتیں نیلام ہونے اور انہیں ناچ گھروں یا شراب خانوں میں تبدیل کرنے کی خبریں آئے دن اخباروں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

حال ہی میں انگلستان کے مشہور اخبار "دی گارڈین" کی ۱۹ رمئی ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں "چرچ کا نیا مصرف" کے زیر عنوان ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ساؤتھ وارک، لندن کے "ہولی ٹرنٹی چرچ" کو جو عرصہ سے بند پڑا ہے گانے بجانے اور موسیقی میں مہارت حاصل کرنے کے ایک مرکز میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ موسیقی کو فروغ دینے والی دو تنظیمیں چرچ کی عمارت کو موسیقی کے مرکز میں تبدیل کرنے پر کم و بیش اڑھائی لاکھ پونڈ خرچ کریں گی۔ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"ساؤتھ وارک لندن کا "ہولی ٹرنٹی چرچ" ۱۹۵۹ء سے بے کار پڑا ہے اور اسے بطور چرچ استعمال نہیں کیا جا رہا۔ اب اسے "ریہرسل ہال" (موسیقی وغیرہ کی مشق کے لئے مخصوص ہال) اور ریکارڈنگ سٹوڈیو (فن کاروں کی آوازیں ریکارڈ کرنے کے مرکز) میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

ایک سکیم یہ بھی تھی کہ اس چرچ کو سات نہایت پُرعیش و پُرآسائش فلیٹس (رہائشی مکانوں) اور پیرا کی کے حوض میں تبدیل کر دیا جائے لیکن کلیسیا کے کمشنرز نے چرچ کی قسمت کا فیصلہ کرتے وقت اس سکیم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسے ریہرسل ہال اور ریکارڈنگ سٹوڈیو میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

موسیقی سے محبت رکھنے اور اسے فروغ دینے والوں کی دو تنظیموں:

(1) LONDON SYMPHONY ORCHESTRA (2) LONDON PHILHARMONIC ORCHESTRA

نے گزشتہ ماہ اعلان کیا تھا کہ چرچ کو گانے بجانے کے مرکز میں تبدیل کرنے کے لئے اڑھائی لاکھ پونڈ درکار ہوں گے اس رقم میں سے انہوں نے ایک لاکھ پونڈ چندوں کی شکل میں جمع کر لئے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہوگا کہ موسیقی کی ان ہر دو تنظیموں کو اپنا ایک مستقل اور آراستہ و پیراستہ "ریہرسل ہال" میسر آئے گا۔

کلیسیا کے کمشنرز چرچ کی عمارت کو اس مصرف میں لانے کی غرض سے منصوبہ کا ایک نیا ڈرافٹ جاری کریں گے جسے شائع کر دیا جائے گا تاکہ اگر کسی نے اس کے خلاف کوئی عرض معروض کرنی ہو تو کر سکے۔ اور اگر اس مرحلہ میں سے گزرنے کے بعد یہ سکیم بروئے کار آئی تو اس پر عملدرآمد سے قبل اس کے لئے "آرڈر ان کونسل" کی تصدیق مطلوب ہوگی"

(دی گارڈین بابت ۱۹ رمئی ۱۹۷۲ء صٖ)

مجلس انصار اللہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

مورخہ ۵ ر احسان کو بعد نماز مغرب محمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں مجلس انصار اللہ ربوہ (رحمت بلاک) کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ منعقد ہوا۔

مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے قائد وقف جدید اور مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے علی الترتیب وقف جدید اور تحریک جدید کے چندوں کی اہمیت پر تقاریر فرمائیں۔ مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی زعیم محلہ دارالرحمت وسطی نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب قائد عمومی نے احادیث نبوی کا درس دیا مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی آخر میں صاحب صدر نے قرآن مجید کی رو سے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت واضح فرمائی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

۱۔ میری دادی اماں (والدہ چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ محکمہ ریلوے) فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مسرور احمد باجوہ بی اے ایل ایل بی اسسٹنٹ سیلز مینیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ لاہور)

۲۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم کا لاہور میں پیٹ کی رسولی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔ اور بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

۲۶ رمئی ۷۲ء بعد نماز مغرب ہماری بیٹی عزیزہ ڈاکٹر جہاں آرا خانم ایم بی بی ایس کا نکاح ہمراہ عزیزم ڈاکٹر سید ریاضت حسین ایم بی بی ایس بعوض مبلغ پندرہ ہزار حق مہر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھا۔

عزیزہ ڈاکٹر جہاں آرا خانم محترم سید اعزاز حسین صاحب آف بھاگلپور بہار کی نواسی ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

(بیگم ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام خان صاحب حیدرآباد سندھ)

ضرورت منشی

سندھ میں زمینوں پر کام کرنے کے لئے ایک منشی کی ضرورت ہے تعلیم میٹرک ہو تو بہتر ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ دراز قد مضبوط جسم اور اچھی صحت کا ہونا ضروری ہے۔ (فضل عمر ناصر آباد فارمز ربوہ)

مکان برائے فروخت

نہایت پختہ خوبصورت مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مع تین بیڈ روم، ڈرائنگ روم۔ برآمدہ۔ کچن اٹیچ باتھ فلش سسٹم پانی ٹیوب ویل سسٹم چپس کا فرش نصف رقم پیشگی اور بقایا رقم اقساط کی صورت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ سیدہ میر احمد اشرف کارکن لنگر خانہ ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

آپ کے یوم پیدائش کا مبارک تحفہ

ہیرے۔ جواہرات و کندن کے دیدہ زیب سٹ۔ چاندی کے خوشنما برتن،

فرحت علی جیولرز۔ کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳